مُعجزہ مولیٰ مُشکِل کُشاء

حضرت علی علیہ السلام

مُعجزہ

شہرِ ایران میں ایک لکڑ ہارا رہتا تھا جو لکڑیاں بیچ کر اپنا اور اپنے بال بچوں کا گُزارا کیا کرتا تھا۔ایک دِن اپنی لڑکی سے کہنے لگا:

''بیٹی ہمسایہ کے گھر سے سگریٹ سُلگا لاؤ''۔لڑکی سگریٹ سُلگانے کیلیۓ گئی تو اُس نے دیکھا ہمسائی عورت کلیجی بھوُن رہی ہے۔ اُس لڑکی کا دِل کلیجی کھانے کو چاہا مگر اُس عورت نے توجہ نہ کی، لڑکی باہر آئی اور سگریٹ بُجھا کر دوبارہ جلانے کیلیۓ اندر گئی کہ شاید اب کی بار وہ عورت مُجھے کلیجی کھانے کیلیۓ دے دے مگر اب کی بار بھی اُس عورت نے اُسے کلیجی کھانے کو نہ دی۔

لڑکی مایوس ہو کر گھر چلی آئی، اتنی دیر میں سگریٹ سُلگ کر آدھا

رہ چُکا تھا۔۔۔ جب باپ کو سگریٹ دیا تو اُس نے پوُچھا: ’’بیٹی! آدھا سگریٹ خوُد پی آئی ہو؟ ‘‘ لڑکی نے جواب دیا: ’’نہیں بابا جان! ہمسائی عورت کلیجی بھوُن رہی تھی اور میرا دِل کھانے کو چاہتا تھا اِس لیے میں بار بار سگریٹ کو بُجھا کر جلانے کیلئے جاتی تھی کہ شاید وہ عورت مُجھے کلیجی کھانے کیلئے دے دے مگر اُس نے مُجھے نہیں دی‘‘

بابا جان! آپ کل میرے لیے ضرُور کلیجی لائیں۔ لکڑہارے نے کہا: ’’بیٹی ہمارے گھر میں تو اتنے پیسے نہیں کہ ماچس ہی خرید لائیں، میں کلیجی کیسے لا سکتا ہوں؟‘‘ لڑکی نے ضِد کی کہ نہیں بابا جان آپ میرے لیے کل ضرُور کلیجی لائیں۔ لکڑہارے نے کہا: ’’اچھا بیٹی! دو دِن کُچھ نہ کھاؤ، میں دو دِن کی لکڑیاں جمع کرکے

بیچوں گا اور تُم کو کلیجی لا دُوں گا'' لڑکی نے منظُور کر لیا۔

لکڑہارا جنگل میں گیا اور لکڑیاں جمع کر کے رکھ آیا۔ دُوسرے دِن جب لکڑہارا جنگل میں گیا تو دیکھا کہ جو لکڑیاں اُس نے جمع کی تھیں وہ جل کر راکھ ہو چُکی ہیں! وہ رونے لگا۔۔۔ روتے روتے غش کر گیا، عالمِ غش میں دیکھا کہ ایک نقاب پوش تشریف لائے ہیں ﴿صلوٰۃ﴾ اور زمین سے چند سنگریزے اُٹھا کر فرماتے ہیں کہ ''یہ لے لو۔۔۔ جب اِن کو بھُناؤ تو مولا مُشکل کُشاء کا ختم ضرور دِلانا۔'' ﴿صلوٰۃ﴾

لکڑہارا جب ہوش میں آیا تو اُس نے دیکھا کہ وہی سنگریزے اُس کے ہاتھ میں تھے، وہ لیکر گھر چلا آیا۔ گھر آکر دروازے کے

پیچھے چھُپ رہا۔ جب لڑکی نے دیکھا کہ باپ کو گئے ہوئے دیر ہو گئی ہے تو ڈر کر باہر آئی، آ کر دیکھا کہ باپ دروازے کے پیچھے چھُپا ہُوا ہے۔ باپ نے کہا: ''بیٹی! مُجھے تُم سے شرم آتی ہے، وعدہ کر کے گیا تھا کہ تُم کو کلیجی لا کر دوُں گا مگر تمام لکڑیاں جل کر راکھ ہوگئی ہیں''۔

لڑکی نے کہا: ''باباجان! آپ آجایئے، خُداوند کریم ہمیں بہت کُچھ دے گا!''

جب رات ہوئی تو لکڑہارے نے جیب میں ہاتھ ڈالا، وہی سنگریزے نکال کر بیٹی کو دیے ''لو بیٹا اِن سے کھیلو''، لڑکی نے لیکر کمرے میں پھینک دیے۔ علی الصُبح جب لکڑہارے کی بیوی نماز

پڑھنے کیلئے کمرے میں گئی تو دیکھا کمرے میں ہر طرف روشنی ہی روشنی دِکھائی دیتی ہے، ڈر کر باہر آئی اور لکڑ ہارے سے کہا: ''کمرے میں ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے!'' لکڑ ہارے نے اُٹھ کر دیکھا تو کمرے میں جواہرات چمک رہے ہیں ﴿صلوٰۃ﴾ اُس نے اُن پر چادر ڈال دی۔

صُبح ایک ہیرا لے کر جوہری کے پاس گیا اور اُسے کہا: ''یہ ہیرا تُم خرید لو اور اِس کی قیمت مُجھے دے دو'' جوہری بیش قیمت ہیرا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور لکڑ ہارے سے کہا: ''گھر سے بوریاں لے آؤ اور جِس قدر تُم سے اُٹھائی جائیں اُٹھا کر لے جاؤ۔۔۔ یہ اِس ہیرے کی قیمت ہے!'' لکڑ ہارے سے جِس قدر بوریاں اُٹھائی گئیں اُٹھا کر لے گیا اور وہ زمین خریدی جہاں مولائے مُشکِل

کُشاء نے اُسے وہ سنگریزے دیے تھے ﴿صلوٰۃ﴾

اُس نے وہاں ایک نہایت ہی شاندار محل بنوایا اور عیش و آرام کی زندگی گُزارنے لگا۔

ایک دِن لکڑہارا اپنی زوجہ سے کہنے لگا کہ اب مُجھ پر حج واجب ہو گیا ہے، لہٰذا میں حج کرنے جا رہا ہوں، میرے جانے کے بعد ہر مہینے مولا مُشکل کُشاء کا ختم ضرور دلاتی رہنا۔ کُچھ دِن بعد لکڑہارے کی بیوی نے اپنی لڑکی سے کہا: ''جاؤ بیٹا! سات قِسم کی مٹھائی لاؤ، اُس پر مولا مُشکل کُشاء کا ختم دلائیں'' ۔

لڑکی نے کہا: ''اماں! اب تو ہم بُہت ہی امیر ہو گئے ہیں، ہم نہیں رنگ رنگ کی مٹھائی پر ختم دلاتے''، یہ سُن کر اُس کی والدہ

خاموش ہورہیں۔

چند دِن بعد لکڑہارے کی لڑکی اور بیوی حمام میں غُسل کرنے کیلئے گئیں تو یکا یک غُل ہوا کہ ''حمام کو خالی کیا جائے۔۔۔بادشاہ کی ملکہ اور شہزادی حمام میں غُسل کرنے کیلئے تشریف لارہی ہیں''۔چنانچہ سب لوگ چلے گئے لیکن لکڑہارے کی بیوی اور لڑکی نہ گئیں، اُنھوں نے کہا کہ: ''ہم تو ملکہ سے بھی زیادہ امیر ہیں لہٰذا ہم نہیں جائیں گے''۔

تھوڑی دیر بعد جب شہزادی غُسل کر کے باہر آئی تو اُس نے دیکھا کہ لکڑہارے کی لڑکی کے گلے میں نہایت ہی قیمتی موتیوں کا ہار ہے۔اُس نے پوچھا: ''یہ ہار تُم نے کہاں سے لیا ہے؟''۔

لکڑ ہارے کی لڑکی نے کہا: ’’ آؤ ہم تُم سہیلیاں بن جائیں، یہ ہار تُم لے لو میں گھر جا کر اور پہن لُوں گی‘‘۔ شہزادی نے کہا: ’’ ہم تُم سہیلیاں بن گئیں ہیں، لہٰذا تُم ہمارے گھر ضرُور آنا‘‘۔

ایک دِن لکڑ ہارے کی بیوی اور لڑکی شہزادی سے مِلنے گئیں تو شہزادی غُسل کر رہی تھی، وہ غُسل کر کے باہر آئی تو نوکرانی سے کہا: ’’کھونٹی سے میرا ہار لاؤ‘‘۔ نوکرانی نے کھونٹی پر ہار دیکھا تو غائب تھا۔شہزادی نے نوکرانی سے کہا: ’’ہار تُم نے چُرا لیا ہے؟ ‘‘ نوکرانی نے کہا: ’’ ہم نے آج تک آپ کی کبھی چوری نہیں کی، یہ آپ کی سہیلی کا کام ہے! ‘‘۔چُنانچہ بادشاہ کو بُلایا گیا۔ اُس نے لکڑ ہارے کی بیوی اور لڑکی سے پُوچھ گُچھ کی تو اُنہوں نے کہا: ’’ چوری تو ہم نے تب بھی نہیں کی تھی جب ہم بہت ہی

غریب تھے، اب کیوں کرنی تھی؟ ''۔

بادشاہ کو یقین نہ آیا، اُسی وقت حُکم دِیا: '' لکڑہارے کی بیوی اور لڑکی کو قید کرلیا جائے، اور اُن کے گھر کے آگے ایک دیوار کھڑی کردی جائے''۔ چُنانچہ لکڑہارے کی بیوی اور لڑکی کو قید کرلیا گیا، اور اُن کے گھر کے آگے ایک دیوار کھڑی کردی گئی۔

اُدھر جب لکڑہارا حج کرنے کیلیۓ گیا تو راستے میں ڈاکوؤں نے اُس سے سب کُچھ لوُٹ لیا، اور وہ بغیر حج کیے ہی واپس آ گیا۔ واپس آکر اُس نے دیکھا کہ اُس کے اہلِ خانہ غائب ہیں اور اُس کے گھر کے آگے ایک دیوار کھڑی ہے۔ اُس نے لوگوں سے پوچھا: ''میرے اہلِ خانہ کہاں ہیں؟ ، اور میرے گھر کے آگے

دیوار کیوں کھڑی ہے ؟ ''۔ لوگوں نے تمام ماجراء لکڑ ہارے کے گوش گُزار کیا۔

لکڑ ہارا بادشاہ کے پاس آیا اور اُس سے کہا کہ: ''چوری تو اُنہوں نے تب بھی نہیں کی تھی جب ہم بہت ہی غریب تھے اب کیوں کرنی تھی؟ '' مگر بادشاہ کسی طرح نہ مانا۔لکڑ ہارے نے کہا: '' اگر اُنہیں قید سے رِہا نہیں کریں گے تو مُجھے بھی قید کر لیں، کیونکہ میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ میری بیوی اور بیٹی قید میں رہیں اور میں گھر میں بیٹھوں''۔ چُنانچہ لکڑ ہارے کو بھی قید کرلیا گیا۔

جب رات ہوئی لکڑ ہارے نے اپنی بیٹی اور بیوی سے پوُچھا: ''

میرے جانے کے بعد مولا مُشکل کُشاؑ کا ختم دِلاتی رہی ہو؟''

اُنہوں نے کہا: ''نہیں'' لکڑ ہارے نے کہا: ''بس یہ اسی کوتاہی کی سزا ہے! ''۔ غرض یہ کہ تمام رات روتے رہے اور توبہ کرتے رہے، جب نیند آ گئی تو عالمِ خواب میں دیکھا کہ ایک نقاب پوشؑ تشریف لائے ہیں ﴿صلوٰۃ﴾ اور فرماتے ہیں: ''تُم نذر دینی بھُول گئے تھے اِسی لیے عتابِ الٰہی کا نزُول ہُوا ہے! '' لکڑ ہارے نے کہا: '' میرے پاس نذر دینے کیلئے پیسے موجود نہیں ہیں'' ۔اُنہوںؑ نے فرمایا: '' اپنا بستر اُٹھاؤ نیچے سے پانچ پیسے برآمد ہونگے، اُن کی شیرینی منگوا کر ختم دِلانا، سب مُصیبت ٹل جائے گی! ''۔

صُبح ہوئی تو لکڑ ہارے نے اپنا بستر اُٹھایا، نیچے سے پانچ پیسے برآمد

ہوئے، وہ قید خانہ کے دروازے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ایک نوجوان لڑکا گھوڑے پر سوار آتا ہُوا دِکھائی دیا۔اُس نے لڑکے سے کہا: ''مُجھے پانچ پیسے کی شیرینی لا دو'' ۔لڑکے نے کہا: '' بوُڑھا قید بھی ہو گیا ہے، اب بھی شیرینی ہی کھاتا ہے! ، میری تو آج شادی ہے۔میں بازار سے مہندی وغیرہ خریدنے جا رہا ہوں، اِس لیے میں تُمہارا کام نہیں کر سکتا! ''۔ لڑکا یہ کہہ کر ابھی چند قدم ہی بڑھا تھا کہ گھوڑے سے گِرا اور گِرتے ہی مَر گیا!

جب لڑکے کے باپ کو معلوُم ہُوا کہ جوان لڑکا مَر گیا ہے تو وہ روتا ہُوا قید خانہ کے دروازے سے گُزرا۔ لکڑہارے نے اُس سے وہی سوال کیا: ''مُجھے پانچ پیسے کی شیرینی لا دو''۔ اُس آدمی نے سوچا: '' میرے ساتھ جو ہونا تھا وہ تو ہو گُزرا ہے، کیوں نہ میں

اِس قیدی کا کام کر جاؤں''۔ چُنانچہ اُس نے شیرینی لا کر دی، اُس پر مولا مُشکِل کُشاؑ کا ختم دِلایا، لکڑہارے نے اُس آدمی سے پوُچھا: '' تُم اِتنے آزُردہ کیوں ہو ؟ ''۔ اُس آدمی نے کہا: ''میرا جوان لڑکا مَر گیا ہےاور آج اُس کی شادی تھی''۔لکڑہارے نے تھوڑی سی شیرینی اُسے دِی اور کہا: '' تھوڑی سی شیرینی پانی میں حَل کر کے لڑکے کے مُنہ میں ڈال دینا ''۔

اُس آدمی نے ایسا ہی کیا، جیسے ہی پانی کا قطرہ لڑکے کے حلق سے اُترا کلمہ پڑھتاہُوا اُٹھ بیٹھا﴿ صلوٰۃ ﴾۔

اُدھر دوپہر کو جب بادشاہ کھانا کھانے کیلئے بیٹھا تو دیکھا کہ ایک خوبصورت چِڑیا مُنہ میں ہار لیے آرہی ہے، چِڑیا نے ہار اُسی کھونٹی

پرلٹکا دِیا۔ بادشاہ دیکھ کر حیران ہوُا، کہنے لگا: ''اِس میں ضرُور کوئی راز پوشِیدہ ہے''۔ اُسی وقت لکڑ ہارے کو بُلایا، لکڑ ہارے نے رات کا تمام ماجرا بادشاہ کے گوش گُزار کیا، بادشاہ بہت خُوش ہُوا، اُسی وقت تاج اُتار کر لکڑ ہارے کے قدموں پر رکھ دِیا اور کہا: '' آج سے آپ میرے باپ اور میں آپ کا بیٹا ہوں، جب تک زندہ رہوں گا آپ کی خِدمت کروُں گا''۔ ﴿صلوٰۃ﴾

اے لنگرِ سفینہء اعجازِ انبیاء

اے مظہر العجائبِ برحق تیرے فِداء

محرُوم کوئی آپ کے دَر سے نہیں گیا

کیجئے دُرِ مُراد عطاء ہم کو بھی شہا!

پروردِگارِعالم! بطُفیل اپنے حَبیبِ مُکرّم مُحمد رسول اللہ (صل اللہ علیہِ وَ آلہ وسلّم) اور اُن کی آلِ پاکؑ، خصوصاً حضرت علی شیرِ خُدا، مُشکل کُشائے دو جہاں جِس طرح اُس لکڑہارے کی مُشکلوں کو حل فرمایا اُسی طرح ہماری اور تمام مومنین ومومنات کی دینی اور دُنیاوی حاجات کو بَر لا، ہماری خطاؤں سے درگُزر فرما اور ہمیں درُستیءایمان اور فلاحِ دارَین عطاءفرما۔

﴿ آمین یاربُّ العالمین ﴾